ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر

مکاتیب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں: تعارف اور حواشی

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں {پ۱۹۱۲ء} تحقیق اور تنقید کا مینارۂ عرفان ہیں۔ میں اپنی بے پناہ خواہش اور تمنا کے باوجود ان کی زیارت سے تو محروم ہوں، مگر ان کے حسن التفات کے باب میں کم نصیب نہیں. میں نے جب بھی کوئی استفسار کیا، انھوں نے از راہ کرم جواب بالصواب سے شاد فرمایا۔ میرے پاس ان کے چھے خط محفوظ ہیں۔ خط تو اور بھی کچھ تھے، مگر جولائی ۲۰۰۱ء میں بارش اور سیلاب کی نذر ہوگئے۔ اب یہ خط ہدیہ قارئین ہیں۔ انھوں نے پہلا والا نامہ کارڈ پر تحریر فرمایا، جب کہ دوسرا، چوتھا اور چھٹا خط ان کے لیٹر پیڈ پر ہیں۔ خط نمبر تین اور پانچ میرے عریضے پر ہی قلم بند ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کے خط مختصر مگر جامع اور شعریت سے لبریز ہوتے ہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کرنے کا ہنر ان کو خوب آتا ہے۔ ان کے جملے علمی اور تحقیقی ثقاہت کے اعتبار سے قول فیصل کا حکم رکھتے ہیں۔ ذیل میں مرقوم خطوط پر حواشی میں نے لکھ دیئے ہیں تا کہ ان کی تفہیم اپنے مجموعی تناظر میں ممکن ہو سکے۔ ایک بات اور کہ انھوں نے تقریباً اپنے ہر دوسرے خط میں، مجھے ساحر کے بجائے کچھ اور تخلص (مثلاً: فائز وغیرہ) اختیار کرنے کی تجویز دی مگر میں ان کے حضور اپنی تمام تر عقیدت اور نیاز مندی کے باوجود ایسا نہیں کر سکا---- کیوں؟---- شاید میں اس کیوں کا جواب نہ دے سکوں---- البتہ مجھ سے قبل بھی کچھ ایسے صاحب نسبت لوگ موجود رہے، جن کا تخلص ساحر

تھا۔ مثلاً: میناشاہ ساحر، احمد شجاع ساحر اور ساحر صدیقی وغیرہ اور یہی بات میرے لیے باعث اطمینان رہی، پھر یہ بھی کہ ساحر کی جو معنویت ان کے لیے تردد کا باعث بنی، للہ الحمد دور دور تک میرا اس سے کچھ علاقہ نہیں۔ خیر یہ تو ایک جملہ مقرضہ تھا۔ آپ ڈاکٹر صاحب موصوف کے خط دیکھیے کہ انھوں نے کس طرح ایک طالب علم کے ٹوٹے پھوٹے اور بے ربط سوالوں کو جواب کی تعبیر اور روشنی عطا فرمائی۔

(۱)

باسمہ حامد او مصلیاً

حیدرآباد

۱۳۔ جنوری (۱۹۹۴ء)

محترم ومکرم ! السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

گرامی نامہ ملا۔ بڑا کرم فرمایا۔

ڈاکٹر غلام جیلانی برق صاحب مرحوم کے کوئی خطوط میرے پاس نہیں ہیں (۱)۔

فقط والسلام

احقر

غلام مصطفیٰ خاں

(۲)

باسمہ حامد او مصلیاً

۱۹۔ ستمبر (۱۹۹۴ء)

محترم ومکرم ! السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

گرامی نامہ ملا۔ بڑا کرم فرمایا۔

یہ رسم الخط زیادہ تر خوش نویسوں کا اختیار کردہ ہے، جو دوسرے الفاظ سے التباس نہ ہونے کے خیال سے ہوگا۔ 'لاہور' اور 'ذہن' میں پوری ہائے ہوز ہے اور 'ہلدی' وغیرہ میں

صرف ایک شوشہ ہے۔ میں اس فن سے زیادہ واقف نہیں ہوں۔ ٹھہرنا میں 'ہ' کے نیچے '' '' نہیں لکھتے یعنی ٹھہرنا نہیں لکھتے۔ اگر ٹھہرنا لکھیں تو بہ ظاہر کوئی حرج نہیں، لیکن یہ فن ان لوگوں کا ہے جو خوش نویسی کے ماہر ہیں-----

افسوس کہ میں اس سے واقف نہیں ہوں (۲)

ایک عرض ہے آپ سے (معذرت کے ساتھ) کہ آپ اپنا تخلص ساحر نہ لکھیں. فائز یا کچھ اور لکھیں۔ محض ساحر (اسلام میں) صحیح نہیں۔ فقط والسلام

احقر

غلام مصطفیٰ خاں

(۳)

(۲۰۔ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو لکھے گئے عریضے کے جواب میں)

عزیز مکرم ! دعا و سلام مسنون

مبارک (قبول) فرمایئے۔ بیمار ہوں۔ زیادہ نہیں لکھ سکتا۔

بوڑھے لوگ جب ڈاڑھی صاف کرانے میں دیر کرتے ہیں، تو سفید بال نمودار ہوتے ہیں اور وہ چیونٹی کے انڈے معلوم ہوتے ہیں.

کاشکے صحیح ہے۔

غالب نے رعایت رکھی ہے۔ نگاہ سے ایک حرف الف نگہ میں کم ہے۔ رعایت لفظی اور رعایت معنوی دونوں ہیں (۳)۔ فقط والسلام

غلام مصطفیٰ خاں

(مکرر:) آپ اپنا تخلص بدل دیں۔ ساحر (جادوگر کے معنی میں اگر ہے)، تو غلط ہے۔ جادوگر اسلام میں کافر کہلایا جاتا ہے۔

(۴)

باسمہ حامد او مصلیاً

۲۳۔ جون ۱۹۹۷ء

عزیز مکرم و محترم دام مجد کم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

آج رسالہ 'فردا' کا غالب نمبر موصول ہوا، بہت ممنون ہوں۔ ماشاء اللہ نئے انداز سے مرتب ہوا ہے اور طلبہ نے جو کاوش کی ہے، وہ لائق صد مبارک باد ہے۔ یہ سب آپ کی رہبری اور نگرانی کی وجہ سے ہے (۴)۔ جزاک اللہ، فقط والسلام

احقر

غلام مصطفیٰ خاں

(۵)

(۵۔ جنوری ۱۹۹۸ء کو لکھے گئے خط کے جواب میں)

محترم و مکرم! السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

بیمار ہوں۔ شوال میں اٹھاسی سال کا ہونے والا ہوں۔ دماغ میں سوچنے کی طاقت نہیں۔ بہت معذرت خواہ ہوں، کوئی خیال نہ فرمائیں (۵)۔ فقط والسلام

احقر

غلام مصطفیٰ خاں

(۶)

باسمہ حامد او مصلیاً

۲۷۔ مارچ ۱۹۹۹ء

محترم و مکرم دام مجد کم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

ڈاکٹر برق صاحب کے خطوط کا نسخہ ملا، بہت ممنون ہوں۔ یہ علم کی بڑی خدمت ہے شکر ہے کہ کہ اب خطوط کے مجموعے مرتب ہونے لگے ہیں۔ ان کی اہمیت سے کون انکار کر سکتا ہے (۶)!

ایک مودبانہ عرض ہے کہ آپ اپنا تخلص ساحر بدل دیں۔ جادو کرنے والا شریعت میں کافر ہے، خود کو کافر کہنا کچھ صحیح نہیں۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ فقط والسلام

احقر

غلام مصطفیٰ خاں

حواشی:

(۱) میں ان دنوں ڈاکٹر غلام جیلانی برق (۱۹۰۱ء۔۱۹۸۵ء) کے خط اکٹھے کر رہا تھا، اس ضمن میں جہاں ملک کی دیگر علمی و ادبی شخصیات کو خطوط لکھے، وہاں ڈاکٹر صاحب کو بھی عریضہ بھجوایا کہ اگر ان کے نام ڈاکٹر برق مرحوم کے خطوط ہوں، تو مجھے ان کے عکس عطا فرمائیں۔ جواباً انھوں نے یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔

(۲) میں نے پوچھا تھا کہ ہائے ہوز کو دوسرے حروف سے ملانے کے لیے کیا اصول و ضوابط ہیں۔ مثلاً: ذہن کو بعض لوگ ہائے ہوز کے بعد ایک شوشہ لگا کر لکھتے ہیں، مگر دو چار ماہرین املا نے ہائے ہوز کو بغیر شوشہ دیئے 'ن' سے ملانے کی وکالت (سفارش) کی ہے۔ جیسے: 'ہلدی' اور 'ہل' میں ہائے ہوز کو بغیر شوشے کے 'ل' سے ملا دیا جاتا ہے۔۔۔۔ اسی طرح میرا دوسرا سوال تھا کہ ہائے کہنی دار کے نیچے '؛' لگانے کی ضرورت ہے یا نہیں۔۔۔۔!

(۳) ۱۹۹۶ء میں، میں گورنمنٹ کالج مری میں تعینات تھا اور کالج میگزین 'فردا' کا غالب نمبر ترتیب دے رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب سے التماس گزار ہوا کہ اس شمارے میں ان کی قلمی شرکت میرے لیے عزت اور وقار کا باعث ہوگی۔ میں نے ان کی

عمر اور صحت کے پیش نظر انہیں لکھا تھا کہ اگر یہ شرکت مضمون کی صورت میں ممکن نہ ہو، تو پیغام ہی سہی لیکن وہ بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ البتہ غالب سے متعلق میرے سوالوں کے جواب مرحمت فرمائے۔ میں نے استفسار کیا تھا کہ:

الف: غالب نے اپنے ایک خط میں لکھا ہے کہ ''چیونٹی کے انڈے گالوں پر دکھائی دینے لگے''۔ اس جملے سے کیا مراد ہے؟

ب: کاش کہ اور کاشکے میں کیا فرق ہے؟ دیوان غالب میں کاشکے تین بار اس املا کے ساتھ استعمال ہوا ہے کیا یہ محض فارسی املا کے تتبع میں ہے یا اس کی کچھ اور معنویت بھی ہے۔

ج: وہ اک نگہ کہ بظاہر نگاہ سے کم ہے ------ غالب نے اس مصرع میں ''نگہ'' اور ''نگاہ'' کے درمیان جو معنوی تفاوت برتا ہے، اس ضمن میں کچھ روشنی کی ضروت ہے۔

(۴) ''فراذ'' کا غالب نمبر ۱۹۹۷ء میں غالب کے دوصد سالہ جشن ولادت کی مناسبت مرتب ہوا۔ خدا کا شکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب جیسی روحانی، علمی اور ادبی شخصیت سے مبارک باد اور داد میسر آئی۔

(۵) میں نے اپنے خط میں ''جاوید نامہ'' کے بعض مقامات سے متعلق اپنی کچھ الجھنوں کا ذکر کیا مگر ڈاکٹر صاحب نے بیماری کی وجہ سے معذرت فرمائی۔

(۶) ۱۹۹۹ء میں راقم کی مرتبہ کتاب ''ڈاکٹر غلام جیلانی برق کے خطوط''، چھپی تو اس کا ایک نسخہ ان کی خدمت میں بھی ارسال کیا گیا، یہ خط اس نسخے کی رسید ہے۔

☆☆☆